تعارف کتب

مولانا محمد افروز قادری چریاکوٹی

از: مولانا محمد عارف مصباحی

مدیر: سہ ماہی پیام برکات، علی گڑھ

مولانا محمد افروز قادری چریاکوٹی اور اُن کی مطبوعہ کتب کا تعارف

از: مولانا محمد عارف رضا مصباحی
مدیر: پیام برکات (سہ ماہی)، علی گڑھ

مولانا محمد افروز قادری چریاکوٹی یکم جنوری ۱۹۷۹/ء کی کسی ساعت میں علم واَدب کے حوالے سے شہرۂ آفاق خطہ ’چریاکوٹ‘ میں واردِ جہانِ رنگ وبو ہوئے۔ ’اَفروز احمد‘ نام رکھا گیا؛ (پھر آگے چل کر یہی نام ’محمد افروز قادری چریاکوٹی‘ کے روپ میں ظاہر ہوا)۔ تعلیم کے اِبتدائی مراحل مقامی مدرسہ ’دارالعلوم قادریہ‘ میں طے کرنے کے بعد شوقِ تعلیم کشاں کشاں کھینچ کر اہلسنّت کی مرکزی درسگاہ ’جامعہ امجدیہ‘ گھوسی لایا، جہاں دورۂ عالمیت مکمل کرنے کے بعد جنوبی ہند کیرالا کی بین الاقوامی شہرت یافتہ یونیورسٹی ’جامعۃ الثقافۃ‘ سے فضیلت وتخصّص کیا۔ الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کی تحصیل میں چند ایک سال ممبئی اور پٹنہ وغیرہ کے دورے بھی مولانا موصوف نے کیے۔ اسی بیچ مختلف قراے عظام سے تجوید وقراءت کے اَسرار ورموز بھی سیکھے۔ اور عربی فارسی بورڈ لکھنو نیز علی گڑھ اُردو بورڈ کے جملہ امتحانات بھی پاس کیے۔

تدریس کا باضابطہ آغاز بطور پرنسپل ’جامعۃ الرضا‘ بریلی شریف سے کیا، جہاں حضور تاج الشریعہ علامہ اختر رضا خاں ازہری نے خصوصی خلافت واِجازت سے مشرف ہوئے، ساتھ ہی قصیدہ بردہ و دلائل الخیرات شریف سمیت جملہ اوراد ووظائف کی تحریری اِجازت بھی انھوں نے مرحمت فرمائی۔ پھر دو سال جامعہ اشرفیہ مبارک پور میں مجلس برکات کے تحت کتب درسِ نظامی پر لکھی گئیں علما ومحققین کی تعلیقات وحواشی کی کمپیوٹرائز ترتیب کے سلسلے میں قیام پذیر رہے، ساتھ ہی ابتدائی کتب کی تدریس بھی کرتے رہے۔ پھر ۲۰۰۶ء میں اِسلامک لیڈر شپ کے حوالے سے معروف دانش گاہ ’دلاص یونیورسٹی، کیپ ٹاؤن‘ کے شعبۂ اِسلامیات میں اُردو لیکچرر مقرر ہوئے، اور قریباً دو دہائیوں سے آنلائن آف لائن اسی پیغمبرانہ مشغلے سے وابستہ ہیں۔

ہندوافریقہ کے پیہم اسفار کے ساتھ سائڈ سے 2014ء میں کیلورکس ٹیچر یونیورسٹی احمد آباد سے پرائیوٹ گریجویشن کیا، اور 2019ء میں شبلی کالج اعظم گڑھ سے ایم اے کی ڈگری حاصل کی۔ فی الوقت مہاراجہ یونیورسٹی اعظم گڑھ سے ’’دانشورانِ چریاکوٹ کی علمی وادبی خدمات‘‘ کے موضوع پر پی ایچ ڈی کر رہے ہیں۔

تعلیم وتربیت کے جوہر عالی سے مزین ہونے کے بعد آپ نے مشاہیر اہل سنت کی فیض بخش دہلیزوں سے اپنے آپ کو جوڑے رکھا، اُن کی برکتیں سمیٹیں اور ان کے علوم ومعارف سے خوشہ چینی میں کوئی کسر باقی نہ چھوڑی۔علم وکمال کی رفعتوں پر آشیاں نشیں ہونے کے ساتھ آپ نے تصوف ومعرفت کے صحرا میں آبلہ پائی بھی کی ہے۔ مشاہیر علماے عجم اور سرکردہ مشائخ عرب وغیرہ کے ساتھ آپ کے مراسم وتعلقات بہت گہرے ہیں۔دنیا جہان میں پائے جانے والے درجنوں معروف وغیر معروف سلاسل طریقت کی اجازت وخلافت، خرقہاے صوفیہ اور اوراد و وظائف کی کئی ایک اہم کتابوں کی اَسنادِ متصلہ بھی آپ کے پاس موجود ہیں، اور گاہے بگاہے متعلقین ومسترشدین کو نوازتے بھی رہتے ہیں۔آپ کے تعلق سے اربابِ علم ودانش کے تاثرات پڑھ کر اور اصحابِ فضل وکمال کے پاکیزہ جذبات دیکھ کر حیرت انگیز خوشی ہوتی ہے۔

آپ کے اوپر بلاشبہہ رب کریم کا بڑا فضل وکرم اور مکین گنبد خضرا ﷺ کی خاص نگاہِ لطف وعطا ہے۔تصنیف وتالیف آپ کا خاص میدان ہے۔امر واقعہ یہ ہے کہ کم عمری میں اور تن تنہا آپ نے وہ کام کر دکھایا جو عموماً بڑی عمر والوں کا خاصہ ہوتا ہے اور حقیقتاً ایسے عظیم وجلیل کاموں کی کسی بڑے علمی اِدارے یا فضلا کی ایک فعال ٹیم سے توقع ہوتی ہے۔نسل نو آپ کی فکری توانائیوں سے نہ صرف متأثر ہے بلکہ آپ کو اپنا آئیڈیل بھی مانتی ہے۔

مولانا موصوف کی اِنفرادیت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ وہ ہمیشہ اپنے موضوعات میں تنوع رکھتے ہیں، اور تکرار سے گریز کرتے ہوئے نہایت اچھوتے اور دل چھوتے عناوین پر قلم آرائی کرتے ہیں، جس کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ کتاب فوراً سکہ رائج الوقت بن کر قارئین کے دلوں میں اپنی جگہ بنالیتی ہے۔آپ کی کتابوں کا ایک اختصاص یہ بھی ہے کہ وہ عوام سے زیادہ خواص کے زیر مطالعہ ہوتی ہیں اور نامور علما وفضلا آپ کی تحریروں کے نہ صرف دلدادہ وشائق بلکہ آپ کی تحسین وقدر شناسی میں رطب اللسان بھی دکھائی دیتے ہیں۔

اَب تک پانچ درجن سے زائد کتابیں تصنیف، تالیف، ترجمہ، تلخیص، تہذیب، ترتیب، تدوین، تحقیق، تسہیل اور تخریج وغیرہ کی راہوں سے گزر کر منصۂ شہود پر جلوہ گر ہوچکی ہیں۔قریباً تمام ہی کتابیں داعی رشد وہدایت، مفکر ملت، محقق لبیب، ادیب اریب علامہ مفتی محمد عبد المبین نعمانی قادری دامت برکاتہم کی نہ صرف تصحیح شدہ واِصلاح فرمودہ ہیں بلکہ بیشتر پر علامہ موصوف کے کلماتِ تحسین وتبریک بھی ثبت ہیں۔سب سے اہم بات یہ کہ آپ نے دیگر مصنّفین کی طرح کتاب کی PDF شیئر کرنے میں کبھی بخل سے کام نہیں لیا۔یہی وجہ ہے کہ آپ کی جملہ کتب درجنوں ویب سائٹوں پر بکھری ہوئی ہیں، اور خاص بات یہ کہ اس سے آپ کی کتابوں کی سیل پر بھی کوئی فرق نہیں پڑتا۔آپ کی بعض بعض کتب پچاس پچاس ہزار سے زائد مرتبہ ڈاؤن لوڈ ہوچکی ہیں۔اور ان میں سے کئی ایک مدارس میں داخل نصاب بھی ہیں۔ذیل میں علامہ موصوف کی مطبوعہ کتب کا مختصر سا تعارف پیش خدمت ہے۔

1: نوجوانوں کی حکایات کا انسائیکلوپیڈیا

یہ کتاب ہزار سے زائد صفحات پر مشتمل ہے۔اس کا موضوع تعمیر سیرت و کردار اور تزکیہ قلب و باطن ہے۔ یہ کتاب دراصل نوجوانوں کو اپنے درخشندہ ماضی سے جوڑنے اور انھیں تابندہ و پائندہ مستقبل فراہم کرنے کی ایک شاندار کوشش ہے۔اس کتاب میں سینکڑوں اُمہاتُ کتب اور مصادرِ عربیہ کے گلشن ہائے رنگارنگ سے مجاہدین اسلام کے بے داغ کارنامے، اسلافِ اُمت کے عنفوانِ شباب کے ایمان افروز واقعات اور اخلاق و کردار کو چمک عطا کرنے والی سینکڑوں سبق آموز حکایات کے گلہائے چیدہ چن کر اس اُمید پر نوجوانِ ملت کے سامنے پیش کیے گئے ہیں کہ وہ انھیں آئینۂ حقیقت دکھا سکیں کہ ہمارے نوجوان کبھی کیا تھے؟ آج کیا ہیں اور انھیں کیا ہونا چاہیے!۔ یہ کتاب ہر گھر کی ضرورت، اور ہر نوجوان کے مطالعے میں آنی چاہیے۔

2: کچھ ہاتھ نہیں آتا بے آہِ سحر گاہی

یہ کتاب ساڑھے تین سو سے زائد صفحات پر مشتمل ہے۔اس کا موضوع قلب و باطن کی تطہیر اور نوجوانوں میں عشق افروز روحانی بیداری لانا ہے۔ یہ دراصل پاکانِ اُمت کی شب خیزیوں اور اشک ریزیوں کا روح پرور گوشوارہ ہے۔ یہ کتاب آپ کو بتائے گی کہ دنیا کے عظیم انسان نالۂ نیم شب ہی کی پیداوار ہیں۔آنسوؤں سے زمانے بدل جاتے ہیں، اور گرداب میں گھرے ہوئے سفینے ساحل مراد سے جالگتے ہیں۔چشم پرنم، شکستہ دلی اور سحر خیزی بخشش کا مجرب وسیلہ اور رب کو منانے کا کامیاب نسخہ ہے؛ لہٰذا بِد کے ہوئے انسان کو رب کریم سے قریب کرنے، دلوں کی اجڑی ہوئی نگری کو بسانے، من کی ویران کھیتی کو آباد کرنے نیز قرب مولی وعرفانِ الٰہی کی لذتوں سے شادکام ہونے کے لیے کتاب کے صفحات کھولیں، اور بامقصد زندگی جینے کا حوصلہ پائیں۔

3: آئینۂ مضامین قرآن

یہ کتاب ساڑھے تین سو سے زائد صفحات پر مشتمل ہے۔اس کا موضوع ہے تعلیماتِ قرآنی کی اشاعت اور بیداریِ اُمت مسلمہ کا فروغ۔اس میں قرآن کریم کے تیس پاروں کا اِختصار و جامعیت کے ساتھ خلاصہ پیش کیا گیا ہے۔اور جابجا عقائد اہل سنت و جماعت کی قرآنی آیات سے تائید دکھائی گئی ہے۔کتاب لکھنے کا مقصد یہ ہے کہ قرآنی تعلیمات سے اکتسابِ فیض ونور کرکے ایک بھولا ہوا انسان نہ صرف خودشناس بلکہ خداشناس بھی بن جائے۔خاص بات یہ ہے کہ تنبیہ وتہدید کے ہر موقع پر کوشش کی گئی ہے کہ پڑھنے والے کے وجدان کو جھنجھوڑا جائے اور اسے اپنا محاسبہ کرنے کی رغبت دلائی جائے؛ تاکہ وہ اپنی جنس عمل کو اِسلام اور قرآن کے مقرر کردہ ترازو میں تولے، اور اسے اپنے متعلق کوئی غلط فہمی یا اِشتباہ نہ رہے، اور اگر اس کا قدم جادۂ حق سے پھسل رہا ہو تو وہ سنبھلنے کی بروقت کوشش کرے۔

4: طوافِ خانہ کعبہ کے روح پرور واقعات

یہ کتاب قریباً دو سو صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب آپ کو بتائے گی کہ عہد نبوی سے عصر رواں تک طوافِ کعبہ کے دوران کیسے کیسے واقعات ظہور پذیر ہوئے، سعادت مندوں نے رحمت خداوندی سے کس کس طرح حصہ لیا، اور مالک ومولا کے فضل وکرم کو کس طرح اپنی طرف متوجہ کیا۔ مصنف نے اپنا سفر نامہ حج لکھنے کی بجائے ایک ایسے موضوع کا انتخاب کیا جو حاجی وغیر حاجی دونوں کے لیے یکساں مفید ہو۔ بلاشبہہ حج وعمرہ کے دوران سب سے زیادہ کیا جانے والا عمل طواف ہی ہے؛ اس لیے مصنف نے چاہا کہ دورانِ طواف اَسلافِ اُمت کے ذریعہ رونما ہونے والے واقعات قلم بند کردیے جائیں، تاکہ ان سے ہمیں کچھ سبق آموزی اور عبرت انگیزی ہو، اور ہم بھی اسی ذوق وشوق اور وجد وکیف کے ساتھ بارگاہِ خداوندی میں حاضر ہونے کی مومنانہ کوشش کریں۔

5: مرنے کے بعد کیا بیتی؟

یہ کتاب قریباً پونے تین سو صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کا موضوع ہے: حسن اعمال سے آراستگی اور 'وطن اصلی' (آخرت) کی تیاری۔ یہ کتاب دراصل پس اِنتقال خواب میں دیکھے جانے والوں کے کوائف واَحوال پر مشتمل ایک وجد آفریں مجموعہ ہے۔ اس کتاب کا ہر ہر واقعہ اور مرنے والوں کی ایک ایک بات' جہاں عبرت آموز ونصیحت خیز ہے، وہیں ذہن ودماغ کو جھنجھوڑنے اور انقلاب لانے والی بھی ہے۔ پڑھتے پڑھتے کہیں کہیں آپ اَشک بار ہوجائیں گے تو کہیں تبسم زیرلب سے شادکام ہوتے نظر آئیں گے۔ یہ واقعات ہمیں اپنی اِصلاح کی دعوت دیتے ہیں اور آخرت کی یاد بھی دلاتے ہیں، اپنے عمل کے محاسبے پر بھی اکساتے ہیں اور رب کریم سے مایوسی کے اَندھیروں سے بھی چھٹکارا دلاتے ہیں۔ اگر آپ کو رحمت خداوندی کے جلوے دیکھنے ہوں تو اس کتاب کا مطالعہ ضرور فرمائیں۔

6: 'وقت' ہزار نعمت

یہ کتاب قریباً دو سو صفحات پر مشتمل ہے۔ وقت کی قدر وقیمت کا احساس جگانے اور زندگی کو نظام الاوقات کا پابند بنادینے والی یہ اپنی نوعیت کی بالکل منفرد کاوش ہے۔ بلاشبہہ وقت ایک عظیم نعمت اور رب کریم کی عطا کردہ بیش بہا دولت ہے۔ اس دنیا میں ایک شخص کی کل پونجی اس کا وقت ہی ہوتا ہے۔ وقت کو ضائع کرنا درحقیقت عمر گنوانے کے مترادف ہے۔ بڑے آدمی کی بڑائی اور مشہور شخصیات کی شہرت کا راز کیا ہے؟ یہی وقت کی قدردانی ہے۔ جن قوموں نے وقت کے ساتھ دوستی رچائی اور اپنی زندگی کے شام وسحر کو وقت کا پابند کرلیا وہ ستاروں پر کمندیں ڈالنے میں کامیاب ہوگئیں۔ اور وقت کو برباد کرنے والے عبرت کا نشان بن گئے۔ لہٰذا ہم سب ہوش کے ناخن لیں۔ وقت کی قدر کریں۔ کیوں کہ یہ دولت بہت جلد چھن جانے والی ہے، اور پھر کف افسوس ملنے کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئے گا!۔

7: ﴿برکات الترتیل﴾

یہ کتاب قریباً ڈھائی سو صفحات پر مشتمل ہے۔علم تجوید و ترتیل بلاشبہہ قرآن حکیم کے بنیادی علوم میں سے ایک ہے۔ اس لیے ہر دور میں اُمت نے اس پر خصوصی توجہ دی ہے۔ یہ کتاب ترتیل و قراءت کے اسرار و نکات سے پردہ اٹھاتی ہے اور مشتاقانِ تجوید کے لیے ایک بے نظیر تحفہ ہے۔ یہ اپنے موضوع کے تقریباً تمام گوشوں پر اطمینان بخش دلائل و مباحث، اوراس کی جملہ پیچیدگیوں کا محققانہ حل پیش کرتی ہے۔اس کا انداز روایتی کتب سے ہٹ کر ذرا علمی و تحقیقی ہے؛ تاکہ خواص اہل علم بھی اس سے استفادہ کرسکیں۔اس کتاب کا مقصد بس اتنا ہے کہ تجوید و ترتیل کے انوار و برکات ہماری زندگیوں میں داخل ہوں اور قرآن کی صحیح خوانی ہمیں بھی اَلطاف و انعام ربانی کا مستحق بنادے۔ یہ کتاب اکثر مدارس اسلامیہ کے نصاب میں داخل ہے اور ہند و پاک کے مختلف مطابع سے کئی بار شائع ہو چکی ہے اور ہو رہی ہے۔

8: ﴿بولوں سے حکمت پھوٹے﴾

یہ کتاب قریباً دو سو صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ مشہور تابعی حضرت مالک بن دینار علیہ الرحمہ کے ارشاد و واقعات کا ایک ایسا روح پرور مجموعہ ہے، جس کا مطالعہ دنیائے قلب و باطن کو یکسر بدل کر رکھ دیتا ہے۔آپ کے علم میں یقیناً یہ بات ہوگی کہ صاحبانِ باطن میں حضرت مالک بن دینار کا مقام و مرتبہ بہت اونچا ہے۔اور یہ بات مسلم ہے کہ پاکیزہ فطرت ہستیوں کی زندگی کا مطالعہ کرنے کے بعد حوصلوں میں بلندی، عزائم میں پختگی، ولولوں میں جولانی، اِیمان میں توانائی اور قوتِ فکر و عمل میں جلا پیدا ہو ہی جاتی ہے۔اس کتاب کو لکھنے کا مقصد اس کے سوا کچھ نہیں کہ دنیا کی نیرنگیوں اور اس کی جھوٹی چمک دمک کے بیچ ممکن ہے حضرت مالک بن دینار کی پیش کردہ نصیحتوں کا کوئی پارس آپ کے آبگینۂ دل سے مس ہو جائے اور پھر اس کے لمس سے آپ بھی بیش قیمت بن جائیں۔

9: ﴿علامہ فاروق چریاکوٹی اور ان کے تین عظیم بیٹے﴾

یہ کتاب قریباً ڈیڑھ سو صفحات پر مشتمل ہے۔اس میں دار العلم چریاکوٹ کی چار عبقری الزمان اور فقید المثال شخصیات اُستاذ العلماء علامہ فاروق عباسی چریاکوٹی، اَبوالمعانی علامہ محمد مبین عباسی کیفی چریاکوٹی، سیف الاسلام مولانا مفتی محمد یٰسین عباسی چریاکوٹی، اور شمس العلماء مولانا پروفیسر محمد اَمین عباسی چریاکوٹی کا دل آویز تذکرہ ہے۔ یاد رہے کہ قصبہ چریاکوٹ ایک ایسا مردم خیز قصبہ اور علم اَفروز خطہ ہے جہاں سے صدیوں حکمت واَدب کی خدمت وآبیاری اور فکر و نظر کی طہارت و پاکیزگی کا سامان ہوتا رہا ہے۔علمائے چریاکوٹ کی علمی و فکری اور تحقیقی و سائنسی خدمات واِنکشافات کا ایک زمانہ معترف ہے۔اس مٹی سے جہاں نامور علما و فضلا، مشائخ و صوفیہ اور حکما و مفکرین اُٹھے ہیں وہیں شعر و بیان کی زلفیں سنوارنے والے بالغ نظر اور نکتہ سنج جید شعرا و اُدبا بھی اُبھرے ہیں۔

10: کاش نوجوانوں کو معلوم ہوتا!

یہ کتاب دراصل مولانا موصوف کی تفصیلی کتاب 'نوجوانوں کی حکایات' کا نہایت جامع مقدمہ ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ عہد شباب دراصل بلند حوصلے، اعلیٰ ہمت اور جنونِ عشق کا دور ہوتا ہے، اور تاریخ عالم کو ہمیشہ جوانوں کے گرم لہو ہی نے انقلاب آشنا کیا ہے۔ عہد نبوی اور پھر بعد کے اسلامی اَدوار میں نوجوانوں کی ہمہ جہت علمی، سیاسی، دعوتی اور فکری خدمات کا جائزہ بڑی خوبصورتی سے لیا گیا ہے۔ اور یہ حقیقت ہے کہ نوجوان ہی کسی معاشرے کا مستقبل ہوتے ہیں وہ چاہیں تو اپنے حسن عمل اور جذبۂ خیر وصلاح سے دنیا کو رشکِ فردوس بنادیں، اور چاہیں تو نمونۂ جہنم۔ مجھے اُمید ہے کہ نوجوان نسل، اس کتاب کی روشنی میں زندگی کے رہنما خطوط متعین کرکے اُمت مسلمہ کے لیے گراں مایہ اور ناقابل فراموش کارنامہ اَنجام دینے کا جتن ضرور کرے گی۔

11: کلامِ الٰہی کی اَثر آفرینی

یہ کتاب قریباً ڈیڑھ سو صفحات پر مشتمل ہے۔ اس میں قرآن مقدس کی وہ انقلابی آیتیں پیش کی گئی ہیں جن کو سننے کے بعد قلب ونظر کے زاویے بدل گئے، زندگی انقلاب آشنا ہوگئی اور توبہ ورجوع الی اللہ کی توفیق ارزانی ہوئی۔ قرآن کریم بلا شبہہ ایک زندۂ جاوید معجزۂ الٰہی ہے۔ اس کی ہر آیت' ہدایت کا ایک روشن باب ہے۔ اور ہر باب' اولوا الالباب پر ہر روز نئی آن، اور نئی شان سے عیاں ہوتا چلا جارہا ہے۔ یہ دنیا کی واحد کتاب ہے، جس کی تلاوت' خشیت الٰہی بھی پیدا کردیتی ہے اور سوزِ دروں بھی۔ بلاشبہہ قرآن جلال وجمال کا عدیم المثال امتزاج ہے۔ اس کتاب میں دراصل کلامِ الٰہی کی صوتی جمالیات سے مسحور ہوجانے والوں کے احوال وکوائف کا احاطہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ خدا کرے ان کا حال سن کر کچھ ہمارا حال بھی سنور جائے اور دل کی آنکھیں روشن ہوا ٹھیں۔

12: بچوں کے لیے چالیس حدیثیں

یہ کتاب قریباً ایک سو صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ اپنے موضوع پر ایک انوکھی کوشش قرار دی جاسکتی ہے۔ اس میں اخلاقی اور سبق آموز کہانیوں کے ساتھ چالیس مختصر حدیثیں کوٹ کی گئی ہیں۔ کتاب لکھنے کا داعیہ یہ ہوا کہ اہل کلیسا نے اپنے بچوں کی نصابی کتب کا خمیر قصہ اور کہانیوں پر اٹھایا ہے، جنھیں وہ حضرت عیسیٰ کے کسی قول پر جاکر ختم کرتے ہیں، اس طرح عہد طفولیت ہی سے بچوں میں اپنے پیغمبر کی محبت وعقیدت کا رنگ چڑھ جاتا ہے۔ مصنف نے سوچا کہ ان کا یہ طریقہ ہم مسلم نونہالوں میں محبت وعظمت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رنگ چڑھانے کے لیے کیوں نہ استعمال کریں۔ چنانچہ اسی مقصد کے لیے یہ کتاب معرضِ وجود میں آئی کہ بچوں کو قوم وملت کے لیے قیمتی سرمایہ بننے کی راہ ہموار ہو۔ یہ کتاب ہر گھر کی ضرورت ہے۔ یہ اُردو، ہندی اور انگلش تینوں زبانوں میں دستیاب ہے۔

13: چند لمحے اُم المومنین کی آغوش میں (تذکرۂ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا)

یہ کتاب قریباً سوا سو صفحات پر مشتمل ہے۔ اس میں امت کی عظیم محسن ماں، محبوبۂ محبوب رب العالمین، حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا کے احوال وکوائف کو ایک نئی سج دھج کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ یہ غالباً مصنف کی پہلی کتاب ہے جو انھوں نے تقریباً انیس سال کی عمر میں قلم بند کی تھی۔ لکھنے کا داعیہ کچھ یہ ہوا کہ اُن دنوں وہابیوں کی طرف سے معاملہ اِفک کو ہوا دی گئی تھی اور ایک طوفانِ بدتمیزی مچانے کی سازش رچی گئی تھی۔ جس کے جواب کے لیے مصنف کو میدان میں اترنا پڑا۔ اس میں سیرت عائشہ پر روشنی ڈالنے کے ساتھ آپ پر کسے گئے بے بنیاد الزامات واتہامات کا آپ نے علمی، فکری، منطقی، الزامی اور تحقیقی محاسبہ کیا ہے اور ابلیسی سوچوں کے بخیے ادھیڑ دیے ہیں۔ اہل علم کے لیے یہ کتاب نہایت اہمیت کی حامل ہے۔

14: مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ پر الزام خودکشی! کیا غلط کیا صحیح؟

یہ کتاب اٹھاسی صفحات پر مشتمل ہے۔ اس میں صحیح بخاری کی ایک روایت کی کوکھ سے جنم لینے والے کچھ بے ہنگم شبہات کا علمی محاسبہ اور تحقیقی تجزیہ پیش کیا گیا ہے۔ دراصل کوکن کے وہابیوں کی طرف سے ایک سوچی سمجھی سازش کے تحت یہ اعتراض کیا گیا تھا کہ مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ - معاذ اللہ - کبھی کبھی بیزار ہوکر خودکشی کے لیے پہاڑوں کا رخ کیا کرتے تھے۔ مصنف نے ثابت کیا ہے کہ بخاری کی وہ روایت سنداً ومتناً باطل ومنکر ہے، نیز اصولِ ایمان کے بھی منافی ہے۔ پھر اس پر آپ نے کئی آیات سے بھی استشہاد کیا ہے۔ دنیا کی تاریخ میں شاید ہی بدعقیدہ وہابیوں سے بدتر کوئی نامراد قوم ہوگی، جو اپنے مذہبی پیشوا کی شان گھٹا کر اپنے جذبے کو تسکین فراہم کرتی ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ایسے شقی القلب لوگوں کے شر سے امت کے پاک طینت افراد کو ہمیشہ محفوظ رکھے۔

15: فرشتے جن کے زائر ہیں

یہ کتاب قریباً ایک سو صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ دراصل مصنف کے 'سلسلہ اربعیناتِ چریاکوٹی' کی ایک کڑی ہے۔ اس میں ان اعمال حسنہ کی انجام دہی پر چالیس حدیثیں پیش کی گئی ہیں، جن سے فرشتوں کا نزول ہوتا ہے۔ قابل غور بات ہے کہ اگر کبھی ہمارا کوئی محبوب ہماری خلوت گاہ میں آجائے تو ہماری خوشیوں کا کوئی ٹھکانا نہیں ہوتا، تو ذرا سوچیں کہ اگر آسمان کی نوری مخلوق ہماری خواب گاہ میں اُتر آئے تو ہماری شادمانی وخوش بختی کا کیا عالم ہوگا!۔ اِنسانی زندگی میں ایسے کتنے حسین مواقع آتے ہیں جب بندے کے عمل کی مقناطیسیت فرشتوں کو ملأ اعلیٰ سے کھینچ لاتی ہے۔ یہ کتاب آپ کو بتائے گی کہ قدسیوں کی صحبتیں اور رفاقتیں کیسے نصیب ہوسکتی ہیں، اور نوری مخلوق کے فیوض وبرکات سے کس طرح متمتع ہوا جاسکتا ہے!۔ اپنے موضوع پر بالکل انوکھی کتاب جو مطالعے کے لائق ہے۔

16: اربعین امام حسین رضی اللہ عنہ (مرویات وتعلیمات امام حسین)

یہ کتاب چھیانوے صفحات پر مشتمل ہے۔ اسے اپنے موضوع پر بالکل اکلوتی اور منفرد المثال کتاب قرار دیا جاسکتا ہے۔ مصنف کو اِس کی ضرورت اِس لیے محسوس ہوئی کہ لوگوں کی معلومات اِمام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گونا گوں مساعی جمیلہ اور خدمات جلیلہ کے حوالے سے 'نا' کے برابر ہیں۔ لوگوں نے اِمام حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ صرف معرکہ کربلا کو جانا ہے، اور بس؛ حالاں کہ امام حسین رضی اللہ عنہ کی سیرتِ طیبہ میں ہمارے لیے اس کے علاوہ بھی بہت کچھ موجود ہے۔ یہ دراصل چہل حدیث کی شکل میں مرویات وتعلیماتِ سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کو فروغ دینے کی ایک عقیدت مندانہ کوشش ہے۔ جس میں مرویاتِ حسین کو پیش کرنے کے ساتھ اس کی شاندار تشریح وتفصیل بھی کی گئی ہے۔ شاید اس موضوع پر جمع حدیث کا ایسا کوئی کام زمانے کی آنکھ نے اب تک نہ دیکھا ہوگا۔

17: قرآنی علاج

یہ کتاب قریباً ایک سو صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ دراصل روحانی وجسمانی اَمراض سے خلق خدا کو نجات دلانے کی بہترین کوشش ہے۔ قرآن مقدس کی آیات بلاشبہہ جسمانی وروحانی ہر طرح کی بیماریوں کے لیے بے خطا دوا اور اکسیر اعظم کا درجہ رکھتی ہیں۔ اس کتاب میں کینسر، ٹیومر، بانجھ پن، جناتی اثر، جادو، ٹونا، دل کی مختلف بیماریوں اور بہت سے لاعلاج امراض کا بھی قرآنی آیات کے ذریعہ طریقہ علاج بتایا گیا ہے۔ خصوصاً ۳۳ آیات الحرس اور آیات شفا بھی موجود ہیں، جو بزرگوں کے معمولات میں سے ہیں۔ سینکڑوں دکھ کے مارے اس سے شفایاب اور مدتوں کے روگی اس سے بھلے چنگے ہوئے۔ فتنہ وفساد کے اس دور میں آپ خود بھی اس مجموعے کو پڑھیں اور دوست احباب تک بھی پہنچانے کی کوشش کریں کہ یہ ایک طرح خدمت خلق بھی ہوگی اور صدقہ جاریہ بھی۔

18: کتاب الخیر [منتخب سورتیں، اَدعیہ اور اَذکارِ مسنونہ]

یہ کتاب قریباً سوا سو صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ دراصل آیات قرآنی کی روشنی دل میں اُتارنے، ذکر ودعا کی برکتوں سے دارین سنوارنے اور عبد ومعبود کے درمیان تعلقات کی جڑیں مضبوط کرنے کی ایک بہترین کوشش ہے۔ یہ کتاب پہلے کیپ ٹاؤن کے باشندوں کے لیے دو سو صفحات پر انگلش میں لکھی گئی، جس کے خوشگوار اَثرات دیکھنے میں آئے، اسی سے تحریک پاکر نیز ایک ناگزیر ضرورت کے تحت اسے اردو میں بھی منتقل کیا گیا۔ اس میں قرآن کی منتخب ومشہور سورتیں مستند فضائل کے ساتھ لکھی گئی ہیں، عربی میں ایصال ثواب کا طریقہ بتایا گیا ہے۔ نیز اخیر میں صبح وشام پڑھے جانے والے مسنون اذکار وادعیہ بھی قلم بند کردیے گئے ہیں۔ تاکہ اس کو پڑھنے والا دونوں جہان کی سرخروئی پاسکے۔ مبتلائے آلام کو آرام ملے اور اجر آخرت کا بڑا ذخیرہ قارئین کے ہاتھ آئے۔

19: باتیں جو زندگی بدل دیں مع اُن کے بول بہاروں جیسے

یہ کتاب چونسٹھ صفحات پر مشتمل ہے۔اس میں پیکر حکمت، معلم اَخلاق حضرت لقمان حکیم کے اِنقلاب آفریں اقوال مستند حوالہ جات کے ساتھ پیش کیے گئے ہیں۔لقمان حکیم نے اپنی عقل سلیم کے استعمال سے وہ باتیں کھولیں جو پیغمبروں کے احکامات و ہدایات کے موافق تھیں، اور صدیوں سے آپ کی عاقلانہ نصیحتیں اور حکیمانہ باتیں لوگوں میں مشہور چلی آرہی ہیں۔قرآن کی ایک سورت آپ ہی سے معنون ہے۔اقوال' کسی بھی مفکر و دانشور کی تعلیمات و تجربات کا نچوڑ ہوتے ہیں۔ اسی لیے کامیاب قومیں ہمیشہ ان کے اَقوال و ہدایات کی روشنی میں اپنا کاروانِ حیات جاری رکھتی ہیں، اور بالآخر فوز وفلاح کی رفعتیں پالیتی ہیں۔حضرت لقمان حکیم کے اقوال وارشادات پر شاید یہ اردو زبان میں مستند حوالوں کے ساتھ پہلی باضابطہ کتاب ہو۔

20: امام احمد رضا اور ذکر و دعا کی بہاریں

یہ کتاب چونسٹھ صفحات پر مشتمل ہے۔اس میں شیخ الاسلام والمسلمین، امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی کی متعدد کتابوں سے ذکر و دعا کی بہاروں کو پیش کیا گیا ہے، نیز یہ بھی دکھایا گیا ہے کہ خود علامہ موصوف نے اپنی زندگی کو کس طرح ذکر و دعا سے آباد کر رکھا تھا اور دعاؤں پر آپ کا اعتماد و یقین کس قدر پختہ اور غیر متزلزل تھا۔اعلیٰ حضرت کی زندگی کے کئی ایک اہم واقعات و کرامات بھی اس میں درج ہیں، جن سے پتا چلتا ہے کہ آپ کی زندگی کس طرح سنت وشریعت کے پیکر میں ڈھلی ہوئی تھی، اور پیارے آقا رحمت سراپا ﷺ کی ذات میں آپ نے کس طرح خود کو فنا کر دیا تھا۔ یہ اسی عشق مصطفیٰ اور فنائیت رسول کا نتیجہ تھا کہ آنے والے عہد میں دنیا نے آپ کو آیۃٌ من آیاتِ اللہ اور معجزۃٌ من معجزاتِ رسول اللہ کے معزز لقب سے یاد کیا۔

21: مقامِ غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ اور اتباع اُسوۂ مصطفیٰ ﷺ

یہ کتاب پچاس صفحات پر مشتمل ہے۔اس میں حضور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ والرضوان کی شخصیت کو ایک منفرد زاویے سے پیش کیا گیا ہے، جس کی طرف شاید اس سے پہلے کسی محقق کی توجہ نہ گئی۔آپ کی ذات بلاشبہہ مینارۂ نور اور آپ کا دور بلا مبالغہ اَزل سے اَبد تک ہے۔آپ خاتم ولایت محمدیہ اور مظہر کمالاتِ احمدیہ ہیں۔آپ کا آفتابِ جاہ وجلال فلک اعلیٰ پر ہمیشہ تاباں و درخشاں رہے گا۔اس کتاب میں قصیدۂ غوثیہ کے ایک معروف شعر کی توضیح وتشریح کرتے ہوئے گیارہ نکات کے ذریعہ یہ ثابت کیا گیا ہے کہ حضور غوث اعظم کی زندگی میں اتباعِ سنت کا عنصر کتنا تھا اور ذاتِ مصطفیٰ میں آپ کو کیسی فنائیت نصیب ہوگئی تھی۔ ساتھ ہی اس میں سیدنا غوث اعظم کی سیرت وشخصیت پر لکھنے والوں کو ایک منفرد جہت سے غور وفکر کرنے کی دعوت بھی دی گئی ہے۔

22: شیعہ! آستین کے سانپ (انگلش)

یہ کتاب بزبان انگلش پچاس صفحات پر مشتمل ہے۔ اس میں شیعوں کے مشہور گھناؤنے عقائد کی قلعی کھول کر رکھ دی گئی ہے اور اہل سنت و جماعت کے شفاف موقف کی تائید میں بکثرت دلائل پیش کیے گئے ہیں۔ یہ کتاب کیپ ٹاؤن کے احباب کے اصرار پر لکھی گئی تھی، جہاں شیعیت بہت تیزی سے فروغ پا رہی تھی اور آئے دن نوجوان طبقہ خصوصاً اس کا شکار ہو رہا تھا۔ ایرانی حکومت کی تائید انھیں حاصل ہے۔ دولت کا منہ کھول دیا گیا ہے اور اہل تشیع ہر قسم کے حربے کو اختیار کر کے اپنے عقائد ونظریات کو پھیلانے میں دن رات کوشاں ہیں۔ الحمدللہ! اس کتاب کی وجہ سے فتنہ شیعیت کی روک تھام میں کافی مدد ملی، بھٹکے ہوئے بہت سے لوگوں کو راہِ حق اور توفیق توبہ نصیب ہوئی۔ اس کتاب کے متعدد ایڈیشن ساؤتھ افریقہ کی مختلف تنظیمات کی طرف سے اشاعت پذیر ہوئے ہیں۔ عنقریب اردو میں بھی آنے والی ہے۔

23: عقائد علماے چریاکوٹ

یہ کتاب قریباً پونے ایک سو صفحات پر مشتمل ہے۔ اس میں دبستانِ چریاکوٹ سے وابستہ علما ومشائخ کے افکار ونظریات اور عقائد ومعمولات پر سیر حاصل گفتگو کی گئی ہے۔ یہاں کے اکابر ومشاہیر عباسیان' ہمیشہ سے سوادِ اعظم اہل سنت کے عظیم دھارے سے نہ صرف جڑے رہے بلکہ فروغِ اہل سنت و جماعت میں اپنا عالمانہ اور قائدانہ کردار بھی ادا کرتے رہے۔ لیکن پھر اسی خانوادے سے ماضی قریب میں کچھ ایسے اسلاف بیزار افراد اٹھے، جنھوں نے اپنے عقائد کا ڈانڈا وہابیت سے جوڑ لیا اور اس بات کی کوشش میں لگ گئے کہ اپنے اکابر کے عقائد کا سر رشتہ بھی وہابیت سے جوڑ دیں۔ لیکن خدا کا شکر کہ اس کتاب نے دجل وفریب کا غبار چھانٹ دیا، حقائق اجاگر ہوگئے اور متقدمین علماے چریاکوٹ کے عقائد ونظریات مہر نیم روز کی طرح کھل کر سامنے آگئے۔ یہ کتاب ہندی میں بھی شائع ہوئی ہے۔

24: اربعین مالک بن دینار

یہ کتاب قریباً پچاس صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ مشہور تابعی بزرگ حضرت مالک بن دینار علیہ الرحمہ سے مروی چہل احادیث کا نایاب مجموعہ ہے، جس کی جمع وتدوین کا شرف مصنف کو حاصل ہوا۔ اس میں حضرت مالک کی مرویات کو ترجمے اور مختصر تشریح کے ساتھ نہایت خوبصورتی سے پیش کیا گیا ہے۔ اربعین کے میدان میں مصنف نے جو جدت پیدا کی ہے وہ قابل تحسین وتقلید ہے۔ آپ نے ہمیشہ اربعین کے لیے ایسے عناوین کا انتخاب کیا، جن کی طرف عموماً محققین کی توجہ نہیں ہوئی، جن میں اربعین امام حسین، فرشتے جن کے زائر ہیں اور بچوں کے لیے اخلاقی کہانیوں کے ساتھ چالیس حدیثیں وغیرہ کافی مشہور ومقبول ہوئیں۔ دراصل مصنف نے سلسلہ اربعیناتِ چریاکوٹی کا ایک شاندار سلسلہ شروع کر رکھا ہے اور اس کے تحت نادر وا چھوتے عنوانات پر چہل حدیثیں لاتے رہتے ہیں۔

25: خطباتِ نسواں

یہ کتاب تین سو سے زائد صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ اصلاً مصنف ہی کی کاوش ہے؛ لیکن کسی حکمت و مصلحت کے تحت انھوں نے اس کی طباعت اپنی شریک حیات اُم رفقہ کے نام سے کرائی۔ جس نے خواتین کے خطبات کے درمیان شہرت ومقبولیت کے ریکارڈ توڑ دیے۔ اب تک اس کے درجن کے قریب ایڈیشن شائع ہو چکے ہوں گے۔ اس کتاب میں مصنف نے روایتی کتبِ خطبات سے ہٹ کر ایسے عناوین کے تحت تقریریں قلم بند کی ہیں، جن سے معاشرے میں بیداری آئے، خواتین میں فروغِ علم کا جذبہ پروان چڑھے، گھر آنگن میں سنت وشریعت کا ماحول قائم ہو، اولاد کی حسن تربیت کا شعور ان میں جاگے، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے اوصاف ان میں پیدا ہوں، خوفِ خدا اور عشق مصطفیٰ ان کا اوڑھنا بچھونا بن جائے اور وہ اپنی زندگی تقویٰ وشرافت کے سانچے میں ڈھال لیں۔

26: بستان العارفین (اُردو)

یہ کتاب سوا پانچ سو صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ دراصل نامور عالم وفقیہ امام ابو اللیث سمرقندی علیہ الرحمہ (م ۳۷۵ھ) کی کتاب کا ترجمہ ہے جو اصل نام کے ساتھ ایک ہزار سال کے بعد پہلی بار اردو ترجمے کے ساتھ شائع ہوا۔ یہ دینِ اِسلام کے اِعتدال وتوازن (Balance) کی سچی ترجمانی کرنے والی، عوام وخواص اور طلبہ واساتذہ ہر ایک کے لیے یکساں اِفادیت کی حامل ایک زندگی بخش کتاب ہے۔ علامہ سمرقندی کی جملہ تصانیف کتاب وسنت کی آئینہ دار، فقہ وتصوف کی ترجمان، اور اہل اِسلام کی خیر خواہی کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ یہ کتاب ہمیں عمل پر مہمیز کرتی ہے، اور کردار کا غازی بناتی ہے۔ افسوس کہ معاشرے کے جس طبقے کو عوام کے لیے اُسوۂ حسنہ بننا تھا وہ بھی ابھی صرف گفتار کا غازی بن پایا ہے؛ نہ معلوم کردار کا غازی کب بنے گا؟۔ اس کتاب کو پڑھیں اور ایک نفع رساں انسان بنیں۔

27: ایسے تھے مرے اَسلاف

یہ کتاب ڈھائی سو سے زائد صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کا موضوع ہے: اِصلاحِ اَحوال اور تعمیر وتطہیر قلب و باطن۔ یہ امام ابوالخیر محمد ابن جزری (م ۸۳۳ھ) کی شاہکار تصنیف ہے۔ جو چھ سو سال کے بعد پہلی بار اُردو کے قالب میں ڈھلی۔ اور ہندوپاک کے مختلف مطابع سے چھپ کر بے حد مقبول ومشہور ہوئی۔ علامہ جزری عالم اسلام کی نہایت مشہور ومقبول شخصیت ہیں اور آپ کا نام وکام ہمیشہ ہی قدر کی نگاہ سے دیکھا گیا۔ اس کتاب میں مصنف نے کچھ ایسی قدسی صفات شخصیتوں کے معارف کا ساز چھیڑا ہے اور کچھ ایسے عاشقوں اور خستہ حالوں کے اَحوال سنائے ہیں جن کی خستگی، شکستگی اور سوختگی کے حالات سن کر یقین ہے کہ ہمارے دلوں کی سختیاں بھی ٹوٹیں گی، بانجھ آنکھیں گوہر اشک لٹائیں گی، برگشتہ پیشانیاں لذتِ سجود سے آشنا ہوں گی اور بد کے ہوئے آہو حرم رسید ہوں گے۔

28: آئیں دیدارِ مصطفےٰ کرلیں

یہ کتاب قریباً دوسو صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ بھی اپنی نوعیت کا منفرد کام ہے۔ یہ دیدارِ مصطفوی اور زیارتِ نبوی سے شرف یاب کرانے والی ایک شاندار کتاب ہے۔ جس کی تصنیف کا سہرا یمن کے مشہور علاقہ حضرموت کے نامور عالم وفاضل شیخ حسن محمد عبداللہ شداد بن عمر باعمر کے سر ہے۔ یہ کتاب بھی ہندوپاک کے مختلف مطابع سے چھپ کر بے حد مقبول ومشہور ہوئی۔ اس میں مصنف علام نے ایسے بہت سے اوراد ومعمولات اور اہل اللہ واکابر کے آزمودہ نسخہ جات وتجربات کی نشان دہی کی ہے، جن پر عمل کرنے کی برکت سے ایک بندۂ مومن کے لیے خواب میں اپنے پیارے آقا سرکارِ مدینہ ﷺ کی زیارت ودیدار کی توقع کی جاسکتی ہے۔ نیز اسلام میں خواب کی کیا حقیقت ہے اس پر بھی بھرپور روشنی ڈالی گئی ہے۔ چہرۂ والضحیٰ کی زیارت کا شائق اس کا ضرور مطالعہ کرے۔

29: محرم الحرام، اہمیت وجامعیت اور اعمال ووظائف

یہ کتاب سوا سو سے زائد صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ دراصل شیخ الاسلام علامہ احمد ابن رجب حنبلی (م ۷۹۵ھ) کی شہرۂ آفاق کتاب 'لطائف المعارف' کے اوّلین باب کا ترجمہ ہے۔ لطائف المعارف میں اسلامی مہینوں کی اہمیت وافادیت کو نہایت عالمانہ انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ پوری کتاب زیرترجمہ ہے، اور جلد ہی منظرعام پر آئے گی۔ اس کتاب میں اسلامی تقویم کے پہلے مبارک مہینہ محرم الحرام پر بھرپور انداز میں روشنی ڈالی گئی ہے۔ یوں تو محرم کے عنوان سے بہت سی کتابیں لکھی گئیں؛ لیکن مصنف نے اس کتاب میں علم وعرفان کے ایسے اَسرار ورموز اور معارف ونکات سے پردہ اُٹھایا ہے جن کی طرف کم توجہ کی گئی۔ اسی لیے بعد والوں کے لیے یہ کتاب اوّلین ماخذ کی حیثیت حاصل کرگئی۔ انداز اتنا دلچسپ اور دل نشین ہے کہ پڑھنے کے بعد عمل کا داعیہ پیدا ہوجانا یقینی ہے۔

30: ربیع الاوّل، معارف ونکات اور اعمال ووظائف

یہ کتاب سوا سو سے زائد صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ بھی علامہ ابن رجب حنبلی کی کتاب 'لطائف المعارف' کے تیسرے باب کا ترجمہ ہے۔ اس کا موضوع ہے: فیوض ومعارفِ ربیع الاوّل نیز برکاتِ میلاد کو عام کرنے کا جتن۔ ربیع الاول کا مہینہ ہر چندکہ میلادِ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے سے شہرۂ آفاق ہے اور یقیناً یہی اس کا مایۂ امتیاز واختصاص ہے؛ لیکن اس مبارک مہینے کے اندر کچھ دیگر معارف ونکات بھی ہیں جن کی طرف عموماً ہماوشما کی توجہ نہیں ہو پاتی، تاہم مصنف علام نے کھوج کھوج کر اس ماہ کے عجائب وغرائب اور حقائق ومعارف سے پردہ اٹھانے کی جو سعی مشکور کی ہے وہ بڑے خاصے کی چیز ہے۔ کتاب نکتہ رسی، لطائف بیانی اور معارف آفرینی سے بھری پڑی ہے۔ ربیع الاول کے موضوع پر یہ کتاب علم وعرفان کے بہت سے نئے ابواب واکرے گی۔

31: تاجدارِ کائنات ﷺ کی نصیحتیں برائے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

یہ کتاب سوا سو سے زائد صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ آٹھویں صدی ہجری کے ایک مخطوطے کا ترجمہ ہے، جو جامعہ ملک سعود، ریاض اور جامعہ طوکیو جاپان کی وساطت سے ہمارے ہاتھ لگا۔ اس میں تاجدارِ کائنات ﷺ کی اُن نصیحتوں کا دل نشیں تذکرہ ہے جو آپ نے اپنے تلمیذ اَرشد اور چہیتے صحابی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے لیے کی تھیں۔ نصیحت تو کسی کی بھی ہو لوگ سر آنکھوں پر رکھتے ہیں۔ پھر اگر نصیحت کرنے والا' خیر خواہِ بنی نوعِ انساں، اور رحمت دو جہاں ہو تو اس کی نصیحتوں اور میٹھے بول کی اہمیت و ہمہ گیریت کتنی بڑھ جاتی ہے!۔ ہمیں چاہیے کہ ان وصایا کی روشنی میں اپنے شب و روز کو ڈھال کر اور ایک خوشگوار اسلامی و دینی ماحول بنا کر خود بھی اچھی زندگی جئیں اور دوسروں کو بھی سنت و شریعت سے مالا مال زندگی گزارنے کا حسین موقع فراہم کریں۔

32: موت کیا ہے؟

یہ کتاب قریباً ایک سو صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ امام جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) کے ایک شاندار رسالے کا سلیس و با محاورہ ترجمہ ہے۔ علامہ موصوف اُمت مسلمہ کے اُن جلیل القدر فرزندوں میں ہیں جن کے احسانات صبح قیامت تک دنیا یاد رکھے گی۔ یہ کتاب' فکر آخرت کی لو تیز کرنے کی ایک کڑی، اور دنیا برتنے کا سبق دیتی ہے۔ نیز اِس دنیا سے چل چلاؤ کے وقت مومن کن کن نعمتوں اور انعامات سے بہرہ ور کیا جاتا ہے ان پر بھی روشنی ڈالتی ہے۔ مرنا چوں کہ ہر ایک کو ہے اس لیے یہ کتاب ہر کسی کے مطالعہ سے گزرنا چاہیے اور اپنی زندگی و موت کی کنہ و حقیقت سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ کائنات کی بقیہ چیزوں میں تو اختلاف و انکار کے شوشے نکال لیے جاتے ہیں؛ مگر موت ہی ایک ایسی حقیقت ہے جس کی بابت کیا مولوی، کیا حکیم، کیا فلسفی، کیا منطقی کسی کو کبھی کوئی اختلاف و انکار نہیں رہا۔

33: اور مشکل آسان ہوگئی

یہ کتاب قریباً ایک سو صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ بھی عالم اسلام کی اسی عظیم المرتبت شخصیت امام جلال الدین سیوطی کے ایک نایاب مخطوطے کا ترجمہ ہے۔ علامہ موصوف نے اس میں بہت سی دعائیں، اوراد و وظائف، نیز دعاؤں کے حیرت انگیز واقعات تحریر کیے ہیں، جن کو پڑھنے کے بعد قلب و باطن میں توکل کی کیفیت پیدا ہوتی ہے، اَذیتوں اور پریشانیوں پر صبر کرنے کا مادہ جنم لیتا ہے۔ نیز یہ دعائیں آفات و بلیات، ذہنی کرب و اِنتشار، فکری الجھنوں، رنج و محن، اور غم و آلام کے اِزالے، رزق میں وسعت و برکت اور حل مشکلات و کشفِ مہمات کے لیے اپنے اندر اِکسیر کی سی تاثیر رکھتی ہیں۔ اس کتاب کے مطالعہ کے دوران آپ پر کھلے گا کہ تکالیف اور پریشانیوں سے نجات کیسے ملتی ہے، غموں اور دکھوں کا مداوا کیوں کر ہوتا ہے، اور غیبی مدد و نصرت کیسے آپ پر مہربان ہوتی ہے!۔

34: یارسول اللہ! آپ سے محبت اور آپ پر درود کیوں؟

یہ کتاب اٹھاسی صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ جدہ کے ایک عالم و فاضل کے عشق افروز نوشتے کا ترجمہ ہے۔ سعودی کی سرزمین سے مدتوں بعد ایک ایسی کتاب نظر نواز ہوئی جس کی سطر سطر کو معطر اور حرف حرف کو معتبر کہا جاسکتا ہے۔ مختصر سی کتاب؛ مگر اپنے اندر قطرہ قطرہ قلزم کا سماں رکھتی ہے۔ پڑھیے تو پڑھتے چلے جایئے، نہ آنکھوں کو تھکاوٹ کا اِحساس، اور نہ دل کو گھبراہٹ کا فکر۔ عشق و محبت کی وارفتگی پوری کتاب ختم کراکے ہی دم لینے دے گی۔ یقین نہیں آتا کہ یہ کتاب انہی ماحول میں لکھی گئی ہے جہاں محبت رسولِ ہاشمی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سچا تصور سسکیاں لے رہا ہے، اَدبِ رسول کی حقیقی روح کڑھ رہی ہے، منصب رسالت پر خدا معلوم کتنے پیرایوں میں رکیک حملے ہورہے ہیں، اور ساری جدو جہد 'خود ساختہ توحید' کو فروغ دینے پر صرف ہورہی ہے!۔

35: مذاق کا اِسلامی تصور

یہ کتاب بہتر صفحات پر مشتمل ہے۔ اس میں مذاق و مزاح، خوش مزاجی و خندہ لبی اور ظرافت و خوش طبعی کے تعلق سے بہترین معلومات جمع کی گئی ہیں۔ یہ ابوالبرکات بدرالدین محمد بن محمد بن محمد الغزی الشافعی (م ۹۸۴ھ) کی کتاب کا شگفتہ و رواں ترجمہ ہے۔ ظرافت و شگفتگی یا طنز و مزاح خوش اخلاقی کی ایک صورت ہے، جو ہمارے فطری دین کا اہم حصہ ہے؛ مگر شرط یہ ہے کہ اس میں جھوٹ کی آمیزش، کسی کی دل آزاری اور پھوہڑ پن نہ ہو۔ خود ہمارے پیارے آقا ﷺ بڑے خوش مزاج، اعلیٰ ظرف، خوش طبع اور خوش گوار انسان اور اَنیس محفل تھے۔ اس ترجمے کا مقصد یہ تھا کہ اس گئے گزرے دور میں ہوسکتا ہے اسے پڑھنے کے بعد گھر کا اجڑا سکون لوٹ آئے، محفلوں کا حسن دوبالا ہوجائے، بھائی کو بھائی کی محبت نصیب ہو، اور لوگوں کو ایک دوسرے کی قدر کرنے کی توفیق مل جائے۔

36: ترجمانِ اہل سنت (آئیں سنت کا دفاع کریں)

یہ کتاب قریباً سوا سو صفحات پر مشتمل ہے۔ اس میں اہلسنّت و جماعت کے چند اَساسی عقائد و اَفکار کی دلائل و شواہد کی روشنی میں حقیقی عکاسی کی گئی ہے۔ یہ شیخ فخر الدین محمد عثمان عبدہ البرہانی علیہ الرحمۃ والرضوان کی نہایت جامع تصنیف کا بامحاورہ ترجمہ ہے۔ عقائد و افکارِ اہلسنّت چوں کہ ایک نازک موضوع ہے؛ لہٰذا اس پر کام بہت اِحتیاط و سنجیدگی کا تقاضا کرتا ہے۔ اب تک اس موضوع پر چھوٹی بڑی سینکڑوں کامیاب کتابیں لکھی جاچکی ہیں، اور جوں جوں اِعتقادی فضا دھندلاتی جاتی ہے، یہ سلسلہ مزید دراز ہوتا چلا جارہا ہے، تو یہ کاوش دراصل اُسی اِصلاحِ فکر و اِعتقاد کے سلسلے کی ایک تابناک کڑی ہے۔ ہدایت بے شک اللہ کی طرف سے ہوتی ہے۔ اگر دل، قبولِ ہدایت کی کچھ بھی صلاحیت رکھتے ہوں تو اس تحریر میں اُن کے لیے ہدایتوں کی بہت سی آیات مضمر ہیں۔

37: چار بڑے اَقطاب

یہ کتاب ساٹھ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس میں جہانِ تصوف وطریقت، کاروانِ حقیقت ومعرفت اور آسمانِ ولایت کے چار بڑے قطبوں یعنی السید شیخ عبدالقادر الجیلانی، السید احمد کبیر الرفاعی، السید احمد البدوی اور السید ابراہیم الدسوقی کا تذکرہ ہے۔ بغداد کے نامور عالم ربانی شیخ یونس بن اِبراہیم السامرائی اس کے مصنف ہیں۔ یوں تو اِن چار اقطاب کی شخصیات کو ہر دور میں مختلف انداز سے اہل فکر وقلم نے خراجِ تحسین پیش کیا ہے؛ مگر ان میں علامہ سامرائی کا اندازِ بیان بالکل جداگانہ اور محققانہ ہے۔ انھوں نے خوارق وکرامات کے بیان پر زور نہ دے کر اُن کی تعلیمات وملفوظات سے لوگوں کو آگاہی بخشنے کی کامیاب سعی فرمائی ہے۔ نیز یہ کہ ان مشہور ترین سلسلوں کی اَساس کیا ہے، اور اُن کے مؤسسین نے اس کے لیے کن کن شرائط وآداب کو حرزِ جاں رکھنے کا فرمان جاری کیا ہے!۔

38: اپنے لختِ جگر کے لیے

یہ رسالہ چالیس صفحات پر مشتمل ہے۔ عقل وشعور کی گرہیں کھولنے، علم وعمل کے باہمی رشتہ کو اُجاگر کرنے، مقصدِ زندگی اور وقت کی قدر وقیمت واضح کرنے والا یہ ایک مختصر ومنفرد رسالہ ہے، جو عالم اسلام کی عظیم المرتبت شخصیت علامہ ابن جوزی (م ۵۹۷ھ) کے قلم حق رقم سے نکلا۔ یہ رسالہ اس لیے اور بھی اہمیت کا حامل ہے کہ علامہ موصوف نے اسے خاص اپنے صاحبزادے کی تعلیم وتربیت اور اسے ایک اچھا انسان بنانے کے لیے ترتیب دیا تھا، جس میں طلبہ علوم دینیہ کے ساتھ ساتھ عوام کے لیے بھی ہدایتوں کا بہت سا سامان موجود ہے۔ یہ رسالہ بلاشبہہ ’سمندر در کوزہ‘ کی بہترین مثال ہے۔ چند صفحات میں علامہ ابن جوزی نے وہ سب کچھ بیان کردیا ہے کہ جس کو بیان کرنے کے لیے دفتر درکار ہوتے ہیں۔ علامہ کا یہ رسالہ پند ونصائح کی دنیا میں ہمیشہ یاد کیا جاتا رہے گا۔

39: پیارے بیٹے

یہ رسالہ چھتیس صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ شیخ الاسلام والمسلمین امام ابوعبدالرحمٰن محمد بن حسین السلمی نیشاپوری (م ۴۱۲ھ) کے ایک جامع رسالے کا شاندار اردو ترجمہ ہے۔ اس میں علامہ نے اپنے طلبہ کے لیے پند ونصیحت کے کچھ ایسے پھول جمع کردیے ہیں کہ ان کو رنگ عمل دینے کے بعد انسان کی شخصیت میں نکھار آجاتا ہے۔ خوف وخشیت، اچھی صحبت، بروں کی سنگت سے اجتناب، نعمت الٰہی کی ناقدری کا وبال، عظیم کام انجام دینے کی تحریک، خلوص وللہیت، توبہ واستغفار کی کثرت، دنیا کی بے ثباتی، والدین کی تابعداری وصلہ رحمی، ہمسایوں کی خبرگیری، زیورِ حیا سے آراستگی، ریشم کی طرح نرمی وملاطفت، نفس کی نگہداشت، اور لقمہ حلال وذکر خدائے ذوالجلال وغیرہ عناوین کا یہ رسالہ احاطہ کرتا ہے۔ پھر اخیر میں مصنف نے ایک شاندار قصیدۂ استغاثہ بھی نظم کیا ہے۔

40: اے میرے عزیز!

یہ رسالہ بتیس صفحات پر مشتمل ہے۔اسے دنیاے اسلام کے عظیم وجلیل عالم ربانی حجۃ الاسلام امام غزالی (م ۵۰۵ھ) نے اپنے ایک چہیتے شاگرد کی چند الجھنوں کو دور کرنے کے لیے املا کرایا تھا۔کتاب کا آغاز یوں کرتے ہیں کہ محبت کرنے والے، بہت ہی پیارے نورنظر! خداوند حرم وطور، تمھیں اپنی بندگی میں عمر خضر و بخت بلند عطا فرمائے، اور مردان خدا آگاہ کی راہ وفا پر جادہ پیا کرے۔منبع رشد وہدایت احادیث مبارکہ سے چند احادیث طیبہ زیب قرطاس کرتا ہوں، اگر تم نے ان سے اکتساب رنگ ونور کرلیا، تو دنیاوی صلاح اور اُخروی فلاح کے گلستان مہک اٹھیں گے؛ وگرنہ تیری شب تیرہ کے لیے میری نصیحتوں کے ٹمٹماتے چراغ نہ کچھ فائدہ بخش ہیں، نہ سودمند، پھر ماتم عمر رفتہ ہی تمھارے لیے کافی ہے۔ بلاشبہ یہ رسالہ علم وعرفان کا بیش بہا خزانہ اور تربیت وتزکیہ کے لیے ایک شاندار نصاب کا حصہ ہے۔

41: جامعۃ الازہر کا ایک تاریخی فتویٰ

یہ رسالہ چھتیس صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ عالم اسلام کی شہرۂ آفاق یونیورسٹی جامعہ ازہر کے موقر اساتذہ اور بالغ نظر مفتیانِ کرام کے قلم سے نکلے ہوئے شاندار فتوے کا اردو و ہندی ترجمہ ہے۔ اس وقت عالم اسلام کو دہشت گردی ، انتہاپسندی، وہابیت اور مزاراتِ اولیا وصلحا کی بے حرمتی وغیرہ کئی قسم کے چیلنجوں کا سامنا ہے۔ایسی سنگین صورت حال کو دیکھ کر ظاہر ہے دلِ دردمند رکھنے والا کوئی صحیح العقیدہ مسلمان بے چین ومضطرب ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا!۔اس فعل قبیح کی ہر سطح پر جتنی بھی مذمت کی جائے، کم ہے۔جامعہ الازہر کے اَربابِ فقہ واِفتا نے ایسی کرب آثار اور اَفسوس ناک صورتحال کو دیکھتے ہوئے اور وقت کے ایک سلگتے ہوئے مسئلے پر اِسلامی نقطہ نگاہ کو دوٹوک بیان کرکے اور اپنا بے لاگ تبصرہ وعندیہ پیش کرکے مذہب ومسلک سے اپنی پوری پوری وفاداری کا بھرپور ثبوت فراہم کیا ہے۔

42: اَنوارِ ساطعہ دربیانِ مولود وفاتحہ

یہ کتاب قریباً سات سو صفحات پر مشتمل ہے۔اس کے مصنف علامہ حافظ عبدالسمیع بےؔدل رام پوری (م ۱۳۱۸ھ) ہیں، جو حاجی امداداللہ مہاجر مکی کے خلیفہ تھے۔اہل سنت وجماعت کے عقائد ومعمولات پر اس سے آسان، مدلل اور تفصیلی کتاب بہ مشکل ملے گی۔علامہ نے میلاد وفاتحہ اور دیگر فروعی مباحث کو اس دل آویزی کے ساتھ بیان کیا ہے کہ پڑھنے والے کا دل ودماغ معطر ہوا ٹھتا ہے۔یادرہے کہ یہ وہی کتاب ہے کہ جس کے جواب میں رسواے زمانہ کتاب ’براہین قاطعہ‘ لکھی گئی، جس کے متعدد ایڈیشن نکلے۔مگر افسوس اپنوں کی بے توجہی کے باعث یہ کتاب مدتوں موقوف الاشاعت رہی۔مولانا محمد افروز قادری چریاکوٹی نے اس کی ناگزیر ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے اسے تسہیل وتحقیق کے مرحلے سے گزارا۔اور الحمدللہ! دیکھتے ہی دیکھتے اس کتاب کا ہند وپاک میں طوطی بولنے لگا۔

43: ﴿برکات الاولیاء﴾

یہ کتاب قریباً چار سو صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ مشاہیر اَولیا، اکابر صوفیہ و عرفا، درویشانِ کامل اور واصلانِ حق کی حیات وخدمات اور اُن کی تعلیمات و معمولات کا احاطہ کرنے والی ایک دل آویز تاریخی دستاویز ہے۔ اس کے مطالعے سے اہل اللہ کی حیاتِ راضیہ کے زندگی بخش نقوش ہماری نگاہوں کے سامنے گھوم جائیں گے۔ اسے مورخ اِسلام مولانا سید امام الدین گلشن آبادی (م ۱۳۳۱ھ) نے قلم بند کیا تھا؛ مگر طبع اول کے بعد اسے دوبارہ چھپنا نصیب نہ ہوا۔ مولانا محمد افروز قادری چریاکوٹی نے علامہ سید رضوان کی تحریک پر اس معرکۃ الآرا کتاب کی اہمیت کو محسوس کرتے ہوئے اسے زیور ترتیب وتقدیم سے سنوار کر دوبارہ شائع کیا، جس کی اہل علم کی طرف سے بڑی قدر و تحسین کی گئی۔ یہ ہمارے ممتاز محققین، اور طبقات وتراجم سے دلچسپی رکھنے والے نامور مصنّفین کے لیے وقیع ماخذ و مرجع ہے۔

44: ﴿تذکرۃ الانساب﴾

یہ کتاب قریباً تین سو صفحات پر مشتمل ہے۔ علم الانساب اہل عرب کا خاص اور اِمتیازی فن رہا ہے۔ اس فن میں مہارت رکھنے والے طبقے کو 'نسَّابین' کہا جاتا ہے۔ اس علم کی برکت سے ہم ماضی کے دریچوں سے اسلاف و اخلاف، علما و سلاطین ،سادات و ہداۃ کے خدوخال اور ان کی خاندانی شرافت وعظمت سے واقف ہوتے ہیں۔ یہ تذکرہ اس حوالے سے ایک جامع نصاب اور اپنے موضوع پر بھرپور کتاب ہے۔ اس میں صحابہ خصوصاً خلفاے راشدین کی اولاد میں جو بزرگانِ دین گزرے ہیں اُن کے مختصر حالات مع شجرہاے نسب تحریر ہیں۔ نیز بارہ ائمہ کی اولاد میں جو عارفانِ حق، علماے ذوی الاحتشام اور وارثین علوم ظاہری و باطنی ہوئے ہیں ان کی مختصر سوانح بھی شجرات کے ساتھ منضبط ہے۔ یہ بھی سید امام الدین گلشن آبادی کی تصنیف ہے، جس کی تقدیم وتربیت نو کا سہرا مولانا محمد افروز قادری چریاکوٹی کے سر ہے۔

45: ﴿شیعیت کا پوسٹ مارٹم﴾

یہ کتاب قریباً دو سو صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ معتقداتِ شیعہ کو نقلی وعقلی اور تحقیقی و اِلزامی دلائل وشواہد کے زور پر جڑ سے اُکھاڑ پھینکنے والی ایک چشم کشا، معرکہ آرا، نکات آفریں اور اپنی نوعیت کی بالکل منفرد کتاب ہے۔ یہ علامہ شیخ علی حسین عباسی چریاکوٹی کی تصنیف ہے، جس کی تحقیق وترتیب جدید مولانا محمد افروز قادری چریاکوٹی نے کر کے از سرنو اسے قارئین کی خدمت میں پیش کیا ہے۔ اس کتاب میں فرقہ شیعہ کے عقائد ونظریات کا علمی، عقلی، منطقی اور سائنسی انداز میں محاسبہ کیا گیا ہے۔ اور ساتھ ہی اہل سنت وجماعت کے عقائد کی حقانیت پر قرآن وحدیث کے بکثرت دلائل بھی پیش کیے گئے ہیں۔ ایک ایسے وقت میں جب کہ شیعیت کا زور بڑھتا جارہا ہے اور نوجوان تیزی سے اس کی زد پر آرہے ہیں، ایسی کتابوں کو فروغ دینا اور اپنے مطالعے میں رکھنا وقت کا دینی واخلاقی تقاضا ہے۔

46: اِثباتِ شفاعت اور انبیا کی عصمت

یہ کتاب اسّی صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کتاب میں مسئلہ شفاعت اور عصمت انبیا کو احادیث و آثار سے ہٹ کر صرف قرآنی آیات کی روشنی میں اُجاگر کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ دراصل عیسائیوں نے چیلنج کیا تھا کہ اہل اسلام تصورِ شفاعت کو قرآن سے ثابت نہیں کرسکتے، تو علماے چریاکوٹ میں سے ابوالجلال مولانا محمد اعظم چریاکوٹی اور ابوالجمال مولانا احمد مکرم نے بسیوں آیات سے اتنے اچھوتے انداز میں شفاعت مصطفوی کو ثابت کیا کہ جن کی طرف عموماً اہل علم کی توجہ نہیں ہوتی، اس تناظر میں دیکھا جائے تو یہ کتاب اپنے موضوع پر اکلوتی قرار دی جاسکتی ہے۔ یہ رسالہ مخطوطے کی شکل میں مولانا محمد افروز قادری چریاکوٹی کے پاس محفوظ تھا۔ آپ نے اس کی بے پایاں اہمیت وانفرادیت کے پیش نظر اپنی ترتیب وتقدیم کے ساتھ اسے منظر عام پر لاکر جماعت اہل سنت پر بڑا احسان کیا۔

47: دولت بے زوال

یہ کتاب سوا سو سے زائد صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ حصولِ رزق نیز دفع محتاجی کے دوسو مسائل وفوائد کو بیان کرنے والا بہترین نوشتہ ہے۔ جسے مفتی سید عبد الفتاح حسینی گلشن آبادی (م ۱۳۲۳ھ) نے تصنیف کیا۔ بادی النظر میں تو یہ اوراد ووظائف کی ایک کتاب معلوم ہوتی ہے جس کی قراءت ومداومت آپ کو مفلسی کے مہیب سائے سے پناہ عطا کردے گی اور تونگری آپ کے نصیب میں آجائے گی؛ لیکن درحقیقت اس میں علامہ نے وہ فراموش شدہ مسائل ومعمولات بھی بڑی خوبصورتی سے مندرج فرمادیے ہیں جن سے عوام تو عوام' خواص بھی بے اعتنائی برتتے نظر آتے ہیں، اور جن کی ہماری نگاہوں میں کوئی وقعت نہیں رہی۔ جبکہ اللہ ورسول کے یہاں وہ بڑے اہم ہیں۔ اس کی تسہیل وتقدیم کا فریضہ مولانا محمد افروز قادری چریاکوٹی نے انجام دے کر اسے دوبارہ اہل علم سے متعارف کرایا ہے۔

48: وفیات مشاہیر الفقیہ

یہ کتاب دوسو دس صفحات پر مشتمل ہے۔ جس کی ترتیب وتدوین مولانا محمد افروز قادری چریاکوٹی کا ایک بڑا کارنامہ ہے۔ یہ دراصل برصغیر ہندوپاک کے معروف جریدہ اور دنیاے سنّیت وحنفیّت کے بے باک نقیب اَخبار 'الفقیہ' امرتسر میں مشاہیر علما واکابر اور نامورانِ قوم وملت کی وفیات وانتقالات کی شاندار سرگزشت ہے۔ الفقیہ نے کم وبیش تین دہائیوں کے دامن کو مسلسل فکر وتحقیق اور علم وشعور کے گل بوٹوں سے مالامال رکھا۔ اس اَخبار کا ایک بڑا اِختصاص یہ تھا (اور جسے اس کی خوش بختی سے بھی تعبیر کیا جاسکتا ہے) کہ اس کو روزِ اوّل ہی سے اکابر واَساطین اہل سنت کی سرپرستی حاصل رہی، جن میں امیر ملت سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان محدث بریلوی، مولانا محمد شریف کوٹلوی، اور مولانا مولوی غلام احمد اخگر وغیرہم خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر ہیں۔

49: رسائل حسن

یہ کتاب ساڑھے چھ سو سے زائد صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ برادر اعلیٰ حضرت استاذ زمن علامہ حسن رضا بریلوی (م۱۳۲۶ھ) کے گراں قدر رسائل کا مجموعہ ہے۔جس کی جمع وترتیب ہندستان سے مولانا محمد افروز قادری چریا کوٹی اور پاکستان سے جناب ثاقب رضا قادری نے انجام دی۔اس میں علامہ موصوف کی تقریباً تمام نثری کتب شامل ہیں۔مثلاً دین حسن، نگارستانِ لطافت، تزکِ مرتضوی، آئینہ قیامت، بے موقع فریاد کے مہذب جواب، سوال حقائق نما بروٗس ندوۃ العلما، ندوہ کا تیجہ روداد سوم کا نتیجہ، اور باقیاتِ حسن وغیرہ۔علامہ کی شخصیت شعر وشاعری کی جہت سے ایک معتبر حوالے کا درجہ تو رکھتی ہی ہے؛ لیکن آپ کے قلم سیال نے نثر و بیان کے آفاق پر کتنے مہ وخورشید اُجالے ہیں اِس کا علم' خال خال ہی لوگوں کو تھا۔ یہ مجموعہ اسی لیے مرتب کیا گیا کہ لوگوں کو آپ کی تحقیقی جولانیت پر بھی اطلاع ملے۔

50: کلیاتِ حسن

یہ کتاب قریباً سوا چھ سو صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ بھی برادر اعلیٰ حضرت استاذ زمن علامہ حسن رضا بریلوی (م۱۳۲۶ھ) کے گراں قدر شعری سرمایوں کا مجموعہ ہے۔اس کی جمع وترتیب بھی مولانا محمد افروز قادری چریا کوٹی اور ثاقب رضا قادری کی رہین منت ہے۔اس میں علامہ موصوف کے تمام شعری مجموعے شامل ہیں۔مثلاً ذوقِ نعت، وسائل بخشش، صمصامِ حسن، ثمر فصاحت، قند پارسی، قطعات واَشعارِ حسن وغیرہ۔ علامہ حسن بریلوی بلاشبہہ اُستاذِ زمن، تاجدار فکر وفن اور ناخدائے شعر وسخن ہیں، جس کے ٹھوس دلائل وشواہد اس کتاب میں موجود ہیں، جن کو آپ فکر ونظر کی کسوٹی پر پرکھ سکتے ہیں۔ بلاشبہہ خانوادۂ رضا نے دین اسلام کی تبلیغ وترویج اور قرآن وسنت اور فقہ وعقائد کی تصریح وتفہیم کا جو علمی وتحقیقی فریضہ انجام دیا ہے، اسے فراموش کرنا نہ صرف عقل ودرایت بلکہ تاریخ وتحقیق کے ساتھ کھلی ناانصافی ہوگی۔

51: رسائل محدثِ قصوری (جلد اول ودوم)

یہ کتاب دونوں جلدوں کے ساتھ قریباً ڈیڑھ ہزار صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ امام اہلسنّت مفتی غلام دست گیر ہاشمی محدث قصوری (م۱۳۱۵ھ) کے عربی وفارسی اور اردو پایاب ونایاب تحقیقی رسائل کا مجموعہ ہے۔اس کی ترتیب واشاعت میں مولانا محمد افروز قادری چریا کوٹی، ثاقب رضا قادری اور مفتی سعید صابر نعیمی نے بڑی جاں فشانی دکھائی۔عوام وخواص، ارباب تحقیق ودانش اور طلبہ واساتذہ کے لیے یہ ایک بے مثال علمی ارمغان ہے۔اس مجموعے میں شامل بعض رسائل کے نام یہ ہیں: تحقیق تقدیس الوکیل، مخرج عقائد نوری، تحریف قرآن کا جواب، عروۃ المقلدین، کشف الستور عن طواف القبور، جواہر مضیئہ رد نیچریہ، عمدۃ البیان فی مناقب النعمان، فتح رحمانی بدفع کید کادیانی، ہدیۃ الشیعتین، ظہور اللمعہ فی ظہر الجمعہ، اور خلاصہ تحقیقات دستگیریہ رد ہفوات براہینیہ وغیرہ۔

52: تحفۂ رفاعیہ

یہ کتاب ایک سو صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ شیخ سید نورالدین سیف اللہ الرفاعی کی شاندار علمی و تحقیقی تصنیف ہے۔اس کی زبان قدیم تھی اور سلسلہ اشاعت بھی موقوف تھی، مولانا محمد افروز قادری چریاکوٹی نے رفاعی مشن کی تحریک پر اس کی تسہیل و تحقیق کا فریضہ انجام دیا۔اس میں معمولات مشائخ، معمولات اہل سنت اور بعض معمولات سلسلہ رفاعیہ کے شاندار دلائل موجود ہیں، نیز معترضین کے جوابات بھی، جو انصاف پسند حضرات کے لیے ضرور قابل قبول ہوگے۔ البتہ معاندین و دشمنانِ بزرگان دین کو سمجھانا آسان کام نہیں کہ ان کے دلوں کے دروازے بند ہوتے ہیں اور آنکھوں پر تعصب کا پردہ پڑا ہوتا ہے۔ طریقۂ رفاعیہ اور راتب رفاعیہ کی اصل و حقیقت کے متلاشیوں کو بلاشبہ کتابِ مستطاب کا مطالعہ نہ صرف مطمئن و مسرور کردے گا بلکہ ان کے جملہ شکوک و شبہات کو بھی چاک چاک کر کے رکھ دے گا۔

53: الباقیات الصالحات 'میلادنامہ'

یہ کتاب اسّی صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ نظم و نثر کی شکل میں میلاد و درود کی روایات و فضائل کا ایمان افروز مجموعہ ہے، جس کی ترتیب علامہ مفتی سید عبدالفتاح گلشن آبادی نے نہایت سہل انداز میں کی ہے، تاکہ گھر آنگن میں محافل میلاد بآسانی منعقد کر کے ان میں صحیح روایات میلاد پڑھی جاسکیں۔اس کی اہمیت کے پیش نظر مولانا محمد افروز قادری چریاکوٹی نے اپنی تقدیم و ترتیب نو کے ساتھ دوبارہ اس کی اشاعت کی۔ممبئی کے اطراف نیز کوکن وغیرہ میں اسے بہت دھوم دھام سے پڑھا جاتا رہا۔ پھر جب لوگ ہجرت کر کے دوسرے براعظموں میں گئے تو وہاں بھی اس میلادنامے کو ساتھ لے گئے اور آج تک وہاں اسے ذوق و شوق کی فراوانی کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔ حیرت ہے کہ ان کی مادری زبان انگلش یا کچھ اور ہے، لیکن پھر بھی اسے خوب جذب و مستی کے عالم میں پڑھ کر محفل و اہل محفل کو مرکز الطافِ ربانی بنادیتے ہیں۔

54: راندیر میں اہل سنت کی فتح عجیب

یہ کتاب ایک سو صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ دراصل شیر بیشہ اہل سنت، مناظرِ اسلام حضرت علامہ مفتی محمد حشمت علی قادری لکھنوی کی راندیر ضلع سورت میں تاریخی مناظرہ و بے مثال فتح کی روداد ہے، جسے ترتیب جدید و تقدیم کے ساتھ مولانا محمد افروز قادری چریاکوٹی نے اشاعت کی منزل سے گزارا ہے۔ خدائے بخشندہ نے آپ کو 'ہرفن مولا' بنایا تھا؛ لیکن جس وصف خاص نے آپ کو شہرت و دوام بخشا وہ آپ کا مناظرانہ داؤ پیچ اور مباحثاتی گُر تھا؛ تاریخ شاہد ہے کہ آپ نے اپنی زندگی میں تن تنہا جتنے مناظرے کیے، اور فاتح میدان قرار پائے، وہ ایک عالمی ریکارڈ ہے، اور میں تو سمجھتا ہوں کہ آپ کی وفات کے بعد سے لے کر آج تک شاید پوری جماعت نے اتنے مناظرے نہیں کیے ہوں گے۔اسی مناظرۂ راندیر کو فتح کرنے کے بعد علمائے اہل سنت نے متفقہ طور پر آپ کو شیر بیشہ اہل سنت کا لقب عطا کیا تھا۔

55: بزم گاہِ آرزو

یہ کتاب ایک سوساٹھ صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ دراصل چڑیا کوٹ کے نامور آرٹسٹ جناب فاروق احمد راہیؔ چڑیا کوٹی کی فکری کاوشوں کا نتیجہ ہے۔ موصوف نے کبھی کسی سے اصلاح نہ لی، نہ کسی کے سامنے زانوے تلمذ طے کیا، بس اپنی خداداد طبیعت سے شعروشاعری کی دنیا میں پایۂ بلند حاصل کرلیا۔ آپ نے ہر صنف میں طبع آزمائی کی اور اپنے کلام سے ایک زمانے کو محظوظ کیا۔ نظم ونثر دونوں میں آپ کا طوطی بولتا تھا۔ کئی اہم ناولیں بھی آپ کی یادگار ہیں۔ ان کے بکھرے ہوئے کلاموں کو جو دیمک کی نذر ہو رہے تھے، ان کے بھتیجے مولانا محمد افروز قادری چڑیا کوٹی نے نہایت ادبی انداز میں مرتب کیا اور ارباب علم ودانش سے تاثرات لکھواکر شائع کیا۔ اس کی مقبولیت کو دیکھتے ہوئے آن لائن ادبی خزانوں کی سب سے بڑی ویب سائٹ ریختہ کے ذمے داروں نے اسے اپنے پیج پر بھی جگہ دیا، ایک زمانہ جس سے استفادہ کررہا ہے۔

56: دعاے ناصری

یہ رسالہ بتیس صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ عالم عرب کے نامور فاضل شیخ محمد بن ناصر الدرعی (م ۱۰۸۵ھ) کا نتیجہ فکر ہے۔ یہ قصیدہ آفات وبلیات کے دفعیہ کے لیے تریاق مانا گیا ہے۔ اس میں مصنف نے بڑی دل سوزی اور دردمندی کے ساتھ رب کریم کی بارگاہ میں مناجات کی ہے کہ غلبہ اسلام کا سویرا طلوع ہو، ہماری نسلیں سنت وشریعت کی پابند بنیں، امت مسلمہ میں ہمیشہ علما وفقہا کی کثرت ہو اور کفر کی چیرہ دستیوں سے اہل اسلام کو ہمیشہ امن وامان حاصل رہے۔ مولانا محمد افروز قادری نے اس گراں قدر قصیدے کی اہمیت کے پیش نظر اس کا شاندار منظوم اردو ترجمہ کیا ہے۔ اور خاص بات یہ ہے کہ عربی واردو دونوں ایک ہی طرز میں پڑھے جاسکتے ہیں۔ ایک ایسے وقت میں جب کہ امت مسلمہ طرح طرح کی مشکلات ومسائل سے دوچار ہے، اس قصیدے کو اپنا وظیفہ حیات بنالینا چاہیے اور بارگاہِ خداوندی سے فضل وکرم کی اُمید رکھنی چاہیے۔

57: حیاتِ اشرف گلشن آبادی

یہ کتاب اسّی صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ مولانا مفتی سید عبدالفتاح نقوی گلشن آبادی کی اوّلین سوانح ہے، جسے آپ کے پوتے مولانا سید بشیرالدین احمد نقوی پیرزادہ نے مرتب کیا تھا۔ لیکن یہ کتاب نہایت گنجلک مخطوطے کی شکل میں تھی۔ علامہ سید رضوان احمد رفاعی شافعی کی تحریک وفرمائش پر مولانا محمد افروز قادری چڑیا کوٹی نے اس کی تقدیم وترتیب نو کا فریضہ انجام دیا۔ اور اخیر میں ضمیمہ کے طور پر صاحب کتاب سے متعلق بہت سی اہم باتیں جن کا مخطوطے میں کوئی ذکر نہ تھا اپنے علم وتحقیق کی بدولت ان کا اضافہ کیا۔ خانوادۂ صادقیہ گلشن آباد (ناسک) اپنی بے پایاں علمی، فکری، مذہبی، روحانی اور ملی خدمات کے لیے صدیوں سے شہرۂ آفاق ہے۔ یہ خانقاہ اپنی تاسیس کے روزِ اول ہی سے علوم ومعارف کے پھیلاؤ اور تصوف وروحانیت کے فروغ میں کلیدی کردار ادا کرتی چلی آرہی ہے۔ اردو ہندی دونوں میں اس کی اشاعت ہوئی۔

58: یسرنا القرآن جدید

یہ کتاب چونسٹھ صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ دراصل نونہالانِ اسلام کی قرآنی تعلیم کے لیے مشہور ومقبول قاعدہ یسرنا القرآن کی کچھ مفید اضافوں کے ساتھ ترتیبِ جدید ہے۔ یہ قاعدہ پہلے انگریزی میں لکھا گیا، جس کی وجہ یہ بنی کہ عالم مغرب میں قادیانی یسرنا القرآن بہت تیزی کے ساتھ پھیل رہا تھا اور لوگ لاشعوری طور پر اسے ہی پڑھ پڑھا رہے تھے۔ جب مولانا محمد افروز قادری چریاکوٹی کو اس کا علم ہوا تو آپ نے فوراً اس کی طرف توجہ دی، اور انگلش میں ایک جامع یسرنا القرآن مرتب کر ڈالا، جو آج یوروپ میں نہایت مشہور ومقبول ہے۔ اس کی افادیت و جامعیت کو دیکھتے ہوئے والد گرامی مفتی محمد عبدالمبین نعمانی قادری دامت برکاتہم العالیہ کے زیر حکم مولانا موصوف نے اسے اردو زبان میں بھی شائع کیا۔ یہ جدید ترتیب یسرنا القرآن قدیم میں موجود بہت ساری غلطیوں کی تصحیح کے ساتھ کچھ مفید اضافہ جات اور چند ایسی امتیازی خصوصیات بھی اپنے اندر رکھتی ہے جو عصر حاضر میں لکھے گئے قاعدوں میں شاید نہ مل سکیں۔ اس لیے سنی مدارس میں اس کو پرموٹ کرنا ہمارا اولین فریضہ ہے۔ الحمدللہ! اب بہت سے سنی مدارس میں یہ داخل نصاب بھی ہو گیا ہے، اور تیزی کے ساتھ اس کی افادیت واہمیت مارکیٹ میں اپنی جگہ بنا رہی ہے۔

59: دلال الخیرات مع حزب البحر

اوراد ووظائف اور درود وسلام سے اللہ واسطے کا تعلق وشغف رکھنے والوں کے لیے دلائل الخیرات اور حزب البحر نہایت مانوس اور دل پسند کتابیں ہیں۔ بلا مبالغہ یہ دونوں بیش بہا خزانۂ قدرت، وسیلہ فلاحِ دارین اور گراں قدر عطیہ ربانی ہیں۔ زمانۂ تالیف سے لے کر اب تک عامۃ الناس کے علاوہ ہزاروں بلکہ لاکھوں مشائخ کبار واسلافِ امت کے معمولات کا یہ اٹوٹ حصہ رہی ہیں۔ قریباً سات آٹھ سو سال سے شرق تا غرب جملہ سلاسل طریقت کے مرشدین ومسترشدین انھیں حرزِ جاں بنائے چلے آ رہے ہیں۔ ان کے ذریعہ اربابِ ہمت وعزیمت نے بڑی بڑی مہمات سر کی ہیں، خیر وسعادت کے قلعے مسخر کیے ہیں اور دولتِ فتوحات وبرکات سے بہرہ یاب ہوئے ہیں۔ ضرورت تھی کہ ان کتب کا فیضان عام کیا جائے، مولانا محمد افروز قادری چریاکوٹی نے بحمداللہ ان کتابوں کو جب اپنی سند متصل کے ساتھ جدید تحقیق وتہذیب کے ساتھ طبع کیا اور تقسیم سند کا سلسلہ شروع کیا تو ہزارہا علما وفضلا بشمول خواتین ان کے مستقل قاری بن گئے۔

60: قاموس الخواتین۔ تین جلدیں

عہد رسالت مآب ﷺ اور بعد کے ادوار میں ایسی ہزارہا ہزار مشاہیر روزگار عالمات و فاضلات، محدثات

ومفسرات، صوفیات وواعظات، شیخات وملکات اور دکتورات وادیبات گزری ہیں کہ جن کی حیرت انگیز خدمات، معرکۃ الآرا فتوحات اور سبق آموز کارناموں نے دنیا کو ورطہ حیرت میں ڈال کر رکھ دیا ہے۔ ضرورت تھی کہ بنتِ حوا کی باکمالی وبے مثالی کا ایک تفصیلی گوشوارہ تیار کیا جائے، اور اس کے عظیم وجلیل کارناموں سے زمانے کو متعارف کرایا جائے۔ خدا کا شکر ہے کہ صدیوں کا سکوت ٹوٹا، اور اس اکیڈمک کام کو اکیلے مولانا محمد افروز قادری چریاکوٹی نے اپنے کاندھے پر اٹھا کر بڑی جگرکاوی کے ساتھ لاک ڈاون کے اَیام میں پایۂ تکمیل تک پہنچادیا۔ سینکڑوں مستند کتب کی روشنی میں لکھی گئی مشاہیر خواتین اسلام کی حیات وخدمات کو آشکار کرنے والی اپنے موضوع ومواد کے اعتبار سے بلا مبالغہ یہ اردو زبان کی بالکل اکلوتی اور اچھوتی کتاب ہے۔ قریبا چھ ہزار باکمال خواتین کے احوال ومعارف اور محاسن ومفاخر کے انوار اس میں بکھرے ہوئے ہیں۔ یہ کتاب آپ کو بتائے گی کہ پہلے دور میں ہماری خواتین کیا تھیں، آج کیا ہیں اور انھیں کیا ہونا چاہیے!۔

61: قاموسِ ناموسِ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ۔ چار جلدیں

حضرت سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی شخصیت گوناگوں فضائل وکمالات کا سرچشمہ اور بے شمار محاسن ومفاخر کا مجموعہ ہے؛ لیکن براہو رافضیت وخارجیت کا جو چولے بدل بدل کر آپ کی ذات پر حملہ آور ہوتی ہے اور آپ کی فصیلِ عظمت وکمال پر شب خون مارنے کی سعی مذموم کرتی ہے۔ ادھر ماضی قریب میں ہندوپاک کے بعض تہی علم آستانوں کی طرف سے پھر اس شرارے کی آہٹ محسوس ہوئی اور بابِ معاویہ میں وہی بے سروپا گھسے پٹے اعتراضات کیے جانے لگے تو اس کا سدِ باب ضروری معلوم ہوا۔ اللہ ورسول کی توفیق سے اسلام کی پندرہ صدیوں کے اعاظم رجال اور ائمہ واعلام کے اقوال وآثار کا اِحاطہ کرنے کے لیے مولانا محمد افروز قادری چریاکوٹی نے اپنے ایک پاکستانی محقق دوست کی مساعیانہ معاونت میں کمر ہمت کسی اور یوں تین جلدوں میں ایک جلیل القدر انسائیکلوپیڈیا تیار کر کے منظرعام پر لادیا، جس میں قریبا پانچ سو مستند ومتداول کتب کی روشنی میں سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی عظمت وجلالت کو بڑی خوبصورتی سے اجاگر کیا گیا ہے اور آپ سے متعلق شکوک وشبہات کو دور کرنے کا مومنانہ جتن کیا گیا ہے۔ اس کی چوتھی جلد ''صیانۃ الصحابہ عن خرافات بابا'' پر مشتمل ہے، جو بابِ معاویہ میں کیے گئے اعتراضات والزامات کے علمی افادات اور دنداں شکن جوابات کا بھرپور احاطہ کرتی ہے۔

62: مطالب القرآن

مقاصد ومطالب قرآن کو بیان کرنے والی یہ کتاب پونے چار سو سے زائد صفحات پر مشتمل ہے۔ قرآن کریم کیا کہتا ہے؟ اس کی تعلیمات کیا ہیں؟ اس کے احکام کون کون سے ہیں؟ اوامر ونواہی کیا ہیں؟ واقعات وقصص کی تفصیلات کیا

ہیں؟ فرائض و واجبات اور عبادات کا کہاں کہاں ذکر ہے؟ اور قرآنی شخصیات کا بیان کہاں اور کس انداز سے کیا گیا ہے؟ یہ کتاب ان سب پر بھرپور روشنی ڈالتی ہے۔ کبھی کبھی ایک مصنف کو اپنی مطلوبہ آیات کو تلاش کرنے میں بڑا پتہ پانی کرنا پڑتا ہے اور اوقات کی بڑی قربانی دینی پڑتی ہے، یہ کتاب ایسے ہی طالبین قرآن کے لیے کنجی کا کام کرے گی، اوقات بچیں گے، ذہنی تھکاوٹ میں کمی آئے گی اور کام کرنے والوں کے کام میں وسعت وسہولت کی راہیں وا ہوں گی۔ اس کتاب کی زمین تو ضرور مولانا نے تفسیر ضیاء القرآن مصنفہ جسٹس پیر کرم شاہ الازہری سے لی ہے؛ لیکن خود اس پر طرح طرح کے گل بوٹے کھلائے ہیں، چھان بین کی ہے اور نہایت جاں سوزی و جاں کاہی سے کام لیا ہے۔ مصنف وخطیب جو حافظ ہیں ان کے لیے بھی یہ کتاب مفید ہے اور جو حافظ نہیں ان کے لیے تو یہ بہت ہی زیادہ افادیت کی حامل ہے۔

63: تیمور و بابر کی دھرتی کی سیر (سفرنامہ)

سو سے زائد صفحات پر مشتمل یہ کتاب دراصل قزاقستان، ترکستان اور ازبکستان کے بعض خطوں کی سفری داستان ہے۔ یہ ایک عبرت زا اور تاریخی سفرنامہ ہے۔ بظاہر یہ سفر تیمور و بابر کی دھرتی کا ہے مگر اصلا یہ مراکز علم وفضل کا سفر ہے، جہاں سے روحانیت کے بھی سوتے پھوٹتے ہیں۔ سفر تو بہت لوگ کرتے ہیں کہ لیکن سفر کی یادداشتوں کو قلم بند کرنا اور انھیں سجا بنا کر پیش کرنا سب کے بس کی بات نہیں۔ بہت سے لوگ صرف یادداشت جمع کرتے ہیں لیکن مولانا نے یہاں اپنی روداد سفر کچھ اس طرح صفحاتِ قرطاس پر بکھیری ہے کہ پڑھنے والا پڑھتا جاتا ہے اور تصور ہی تصور میں ان مقامات کی گویا سیر بھی کرتا جاتا ہے۔ مولانا نے دورانِ سفر ہر مقام کو مردِ مومن کی نگاہ سے دیکھنے کی کوشش کی ہے۔ یہ سفرنامہ حقیقت میں کسی ادب پارے سے کم نہیں، اس کو پڑھیے تو ایسا لگتا ہے کہ جگر کے ٹکڑے صفحاتِ قرطاس کی نذر کر دیے گئے ہیں، گویا حسین الفاظ اور خوبصورت جملوں کا یہ ایک دلفریب گلدستہ ہے اور کیوں نہ ہو کہ اس میں ادبی صلاحیت کے ساتھ حسن عقیدت کی کارفرمائی بھی اپنا رنگ وآہنگ دکھا رہی ہے۔

ان مطبوعہ کتب کے علاوہ ابھی مولانا موصوف کی بہت سے اہم موضوعات پر کئی ایک ضخیم کتب منتظر اشاعت ہیں، اور مسلسل تصنیف وتحقیق کا سفر جاری وساری ہے۔ علاوہ بریں سینکڑوں کی تعداد میں وہ اہم مضامین وتفصیلی مقالات بھی تشنہ طباعت ہیں جو مختلف سیمناروں میں پیش کیے گئے اور پاک وہند کے مشاہیر جرائد اور جرنلوں میں مطبوع ہوئے۔ رب قدیر وغفور کی بارگاہ میں دعا گو ہوں کہ مولانا موصوف یوں ہی علم واَدب کی زلفیں سنوارتے رہیں، متنوع موضوعات کے دامن کو گوہر تحقیق سے مالا مال کرتے رہیں اور ملک وملت کی خدمت میں اَپنا مومنانہ وقائدانہ کردار اَدا کرتے رہیں۔

آمین بجاہ سید الانبیاء والمرسلین علیہ وعلی آلہ اکرم الصلوٰۃ وافضل التسلیم۔

(محمد عارف رضا نعمانی)